سورة الكهف

آیات ۳۵ - ۴۷

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ﴿٣٥﴾ وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ
لَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿٣٦﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ
خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ۗ ﴿٣٧﴾ لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٣٨﴾ وَلَوْلَآ اِذْ
دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ۚ ﴿٣٩﴾ فَعَسٰى رَبِّيْٓ
اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۙ ﴿٤٠﴾ اَوْ يُصْبِحَ
مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿٤١﴾ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ
خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿٤٢﴾ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۗ ﴿٤٣﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ۗ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ عُقْبًا ۧ ﴿٤٤﴾

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا
تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿٤٥﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ
الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ﴿٤٦﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ
فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ ﴿٤٧﴾

سُوْرَةُ الْكَهْفِ

مكية

آیات 110

زمین پر اللہ نے زینت کی بے شمار چیزیں پیدا فرمائیں۔ وسائل، اسباب و ذرائع پیدا کیے تاکہ انسان کے عمل کی آزمائش کرے۔ جس میں ایمان (توحید)، مال و دولت، عزت و شرف، علم و فہم اور قوت و اقتدار کی آزمائش شامل ہے

ان سب آزمائشوں اور فتنوں سے بچ کر ایمان، توحید اور آخرت کی دعوت کو قبول کر کے اس پر استقامت دکھاؤ

آیات 1-8

تمہید - قرآن کی حقانیت و اعتدال۔ آپ ﷺ کو صبر کی تلقین، انذار و تبشیر

آیات 9-26

قصہ اصحابِ کہف

اس سے مکہ کے حالات پر تطبیق۔ ایمان کی آزمائش

آیات 27-31

نبی کریم ﷺ کی توجہ اور التفات نادار اہل ایمان کی طرف کرنے کی ہدایت

آیات 32-49

دو باغ والوں کا قصہ

مال و دولت کی آزمائش۔ دنیاوی کامیابی کا دھوکا اور آخرت کی حقیقت

آیات 50-59

آدم و ابلیس کی سرگزشت سے قریش کو ان کی غفلت پر تنبیہ

آیات 60-82

قصہ موسیٰ و خضر

ارادۂ و حکمت الٰہی - انسانی علم فہم اور صبر کا امتحان

آیات 83-101

قصہ ذوالقرنین

اقتدار کی آزمائش - ذوالقرنین کے اقتدار و قوت سے قریش کو عبرت و تنبیہ

آیات 102-110

اختتامیہ

زندگی کی ساری دوڑ دھوپ کا ہدف اس دنیا کو بنا لینا دائمی اور ابدی خسارے کا باعث

اللہ کی آیات کے کفر کے ساتھ کسی جزوی نیکی کی کوئی حیثیت نہیں

معجزے اور نشانیاں دکھانا اللہ کا کام ہے، پیغمبر ﷺ کی حیثیت ایک بندے اور رسول کی ہے جس پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے۔ اللہ کے سامنے حاضری اور جوابدہی کا احساس نیک اعمال اور اطاعت کا پیش خیمہ ہے

وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ۙ (۳۵) وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا (۳۶)

وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ - اور وہ داخل ہوا اپنے باغ میں اس حال میں کہ

هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ - وہ ظلم کرنے والا تھا اپنے نفس پر

قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ - اس نے کہا نہیں میں گمان کرتا کہ

ظَنَّ يَظُنُّ ، ظَنًّا : گمان کرنا، خیال کرنا

تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا - تباہ ہو گا یہ کبھی بھی

(ب ي د)

بَادَ يَبِيْدُ ، بَيْدًا: تباہ ہونا، ناپید ہونا

اَلسَّاعَةَ : قیامت

وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً - اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت آئے گی (کبھی)

قَآئِمَة : اسم فاعل مؤنث قائم ہونے والی

وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ - اور اگر کہیں میں لوٹایا گیا

لَئِنْ = لَ + اِنْ

رَدَّ يَرُدُّ ، رَدًّا : واپس بھیجنا، واپس لوٹانا

اِلٰى رَبِّىْ لَاَجِدَنَّ - اپنے رب کی طرف تو ضرور پاؤں گا میں

لَ : لام تاکید

وَجَدَ يَجِدُ ، وِجْدَانًا و وُجُوْدًا : پانا

خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا - بہتر اس سے بھی جگہ (پلٹنے کی)

مُنْقَلَبًا: اِنْقِلَابٌ سے اسم ظرف (لوٹنے کی جگہ، انجام، نتیجہ)

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا (٣٧) لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّىْٓ اَحَدًا (٣٨)

قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ - کہا اس سے اس کے ساتھی نے

صَاحِب: ساتھی

وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ - اس حال میں کہ وہ بات کر رہا تھا اس سے

(ح و ر) حَاوَرَ يُحَاوِرُ ، مُحَاوَرَةٌ : گفتگو کرنا (III)

اَكَفَرْتَ بِالَّذِىْ - کیا کفر کرتا ہے تُو اس ذات کا جس نے

خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ - پیدا کیا ہے تجھے مٹّی سے

تُراب : مٹّی

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ - پھر نطفہ سے

نُطْفَة : ایک قطرہ

ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا - پھر بنا کھڑا کیا اس نے تجھے ایک مکمل آدمی

سَوّٰی يُسَوِّیْ ، تَسْوِيَةٌ: سنوارنا، درست / مکمل کرنا (II)

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىْ - لیکن میں (تو کہتا ہوں) وہ اللہ میرا رب ہے

لٰكِنَّآ : اصل میں لٰكِنْ ، اَنَا تھا

وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّىْٓ اَحَدًا - اور نہیں شریک کرتا میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ‌ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۝۳۵ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّىۡ لَاَجِدَنَّ خَيۡرًا مِّنۡهَا مُنۡقَلَبًا ۝۳۶ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرۡتَ بِالَّذِىۡ خَلَقَكَ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ سَوّٰٮكَ رَجُلًا ۝۳۷

پھر وہ اپنی جنّت میں داخل ہوا اور اپنے نفس کے حق میں ظالم بن کر کہنے لگا "میں نہیں سمجھتا کہ یہ دولت کبھی فنا ہو جائے گی

اور مجھے توقع نہیں کہ قیامت کی گھڑی کبھی آئے گی تاہم اگر کبھی مجھے اپنے رب کے حضور پلٹایا بھی گیا تو ضرور اِس سے بھی زیادہ شاندار جگہ پاؤں گا

اُس کے ہمسائے نے گفتگو کرتے ہوئے اس سے کہا "کیا تو کفر کرتا ہے اُس ذات سے جس نے تجھے مٹی سے اور پھر نطفے سے پیدا کیا اور تجھے ایک پورا آدمی بنا کھڑا کیا؟

Then he entered his vine-yard and said, wronging himself: "Surely, I do not believe that all this will ever perish. Nor do I believe that the Hour of Resurrection will ever come to pass. And even if I am returned to my Lord, I shall find a better place than this."

While conversing with him his neighbor exclaimed: "Do you deny Him Who created you out of dust, then out of a drop of sperm, and then fashioned you into a complete man?

محمد اقبال

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ۙ﴿۳۵﴾ وَّمَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنۡ رُّدِدۡتُّ اِلٰى رَبِّىۡ لَاَجِدَنَّ خَيۡرًا مِّنۡهَا مُنۡقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ
يُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرۡتَ بِالَّذِىۡ خَلَقَكَ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ سَوّٰٮكَ رَجُلًا ؕ﴿۳۷﴾

○ **نظر و فکر کا فساد:** ان مادی اسباب پر بھروسے اور انہی خیالات کی رو میں وہ آگے بڑھتا چلا گیا اور یہاں تک پہنچ گیا کہ وہ دنیا کو جاوداں، مال و دولت کو ابدی اور مقام و حشمت کو دائمی خیال کرنے لگا

○ یہ متکبر اور مغرور شخص خود اپنے آپ پر ظلم کر رہا تھا، ایسے میں اپنے باغ میں داخل ہوا اس نے ایک نگاہ سرسبز درختوں پر ڈالی جن کی شاخیں پھلوں کے بوجھ سے خم ہو گئی تھیں۔ اس نے اناج کی ڈالیوں کو دیکھا، نہر کے آب رواں کی لہروں پر نظر کی کہ جو چلتے چلتے درختوں کو سیراب کر رہا تھا، ایسے میں وہ سب کچھ بھول گیا اور کہنے لگا "میرا خیال نہیں کہ میرا باغ بھی کبھی اجڑے گا"

○ **کافر اور مومن کی ذہنیت کا فرق** —اللہ پر ایمان نہ رکھنے والا شخص دنیا کا ٹھاٹ باٹ اور کر و فر اور دولت کی فراوانی کو ہی عزت و شرف کا معیار سمجھتا ہے، پھر آخرت پر ایک تو یقین نہیں رکھتا (کہ کبھی قیامت آئے گی اور حساب کتاب ہو گا)اور اگر کسی درجے میں یقین رکھتا بھی ہے تو خیال کرتا ہے کہ وہاں بھی یہ چیزیں اس کے لیے میسر ہوں گی اور وہاں بھی وہ کامیاب ہو گا

○ کم ظرف لوگ جنہیں دنیا میں کچھ شان و شوکت حاصل ہو جاتی ہے، ہمیشہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ انھیں دنیا ہی میں جنت نصیب ہو چکی ہے، اب اور کونسی جنت ہے جسے حاصل کرنے کی وہ فکر کریں۔

○ **بندہ مومن کی نصیحت** اپنے دوست کو، کہ تو پیدا کرنے والے اور سب کچھ عطا کرنے والے کا ہی منکر بن گیا ہے (حالانکہ اس نے اللہ کی ہستی کا انکار نہیں کیا تھا-وَلَئِنۡ رُّدِدۡتُّ اِلٰى رَبِّىۡ)، لیکن اس کے دوست نے اسے کفر باللہ کا مجرم قرار دیا (کیونکہ تکبُّر، فخر و غرور اور انکار آخرت بھی اللہ سے کفر ہی ہے)

○ اس پر اُس صاحبِ ایمان شخص نے اس سے کہا کہ تم قیامت کا انکار کرتے ہو دوبارہ اٹھنے کو ناممکن سمجھتے ہو! ذرا غور کرو جس نے انسان کو مٹی سے اور پھر پانی کی بوند سے یہ سلسلہ آگے چلایا کیا وہ خدا دوبارہ نہیں پیدا کر سکتا؟ خدا کی قدرت کا یہ انکار تو کفر ہے

لٰكِنَّاۡ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىۡ وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَلَوۡلَاۤ اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَكَ قُلۡتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنۡ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنۡكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ۚ ﴿۳۹﴾

لٰكِنَّاۡ هُوَ اللّٰهُ رَبِّىۡ - لیکن میں (تو کہتا ہوں) وہ اللہ میرا رب ہے

لَكِنْ : کلمہ استدراک
(word of rectification/correction)

لٰكِنَّاۡ : اصل میں لٰكِنْ ، اَنَا تھا

وَلَاۤ اُشۡرِكُ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا - اور نہیں میں شریک بناتا اپنے رب کے ساتھ کسی ایک کو

وَلَوۡلَاۤ - اور کیوں نہیں

لَوْ لَا : کیوں نہ (زجر و توبیخ کے لیے) Term of rebuke and reprimand

اِذۡ دَخَلۡتَ جَنَّتَكَ - جب تو داخل ہوا تھا اپنے باغ میں

قُلۡتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ - تو کہا تو نے "ماشاء اللہ" (کہ وہی ہوگا جو چاہے اللہ)

لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ - " لاقوۃ الّا باللہ" (کچھ اختیار نہیں مگر اللہ کی توفیق سے)

اِنۡ تَرَنِ اَنَا - اگر تو دیکھتا ہے مجھے (کہ) میں

اِنْ : حرفِ شرط

رَاٰی یَرٰی ، رُؤْيَةٌ : دیکھنا

تَرَنِ اصل میں تَرَنِیْ تھا۔ حرف
شرط کی وجہ سے یْ گرگیا

اَقَلَّ مِنۡكَ - کم تر ہوں تجھ سے

اَقَلَّ: قِلَّةٌ (مصدر) سے افعل التفضیل کا صیغہ (زیادہ کم، کم تر)

مَالًا وَّ وَلَدًا - مال اور اولاد میں

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ۝٤٠ اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ۝٤١

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ - تو امید ہے کہ میرا رب دے مجھے

عَسٰی : حرفِ امید

اٰتٰی يُؤْتِیْ ، اِيْتَآءٌ : دینا (IV)

يُؤْتِيَنِ اصل میں يُؤْتِيَنِیْ (يُؤْتِيَ ، نِ ، ي) تھا۔ (وہ مجھے دے دے)

خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ - بہتر تیرے باغ سے

وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا - اور وہ بھیج دے اس پر

اَرْسَلَ يُرْسِلُ ، اِرْسَالًا: بھیجنا (IV)

حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ - کوئی آفت آسمان سے

حُسْبَانًا : حساب کے مطابق [سزا، آفت، عذاب، حساب، شمار (کوئی آفت)]

فَتُصْبِحَ - پھر وہ ہو جائے

(ص ب ح) اَصْبَحَ يُصْبِحُ ، اِصْبَاحٌ : ہو جانا (ایک سے دوسری حالت میں) (IV)

صَعِيْدًا زَلَقًا - صاف میدان

صَعِيْدًا : زمین، میدان، خاک، مٹی، غبار

زَلَقًا : پھسلن (صاف، چٹیل)

اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا - یا ہو جائے اس کا پانی گہرا

مَآؤُ : پانی

غَارَ يَغُور ، غَوْرًا: پانی کا زمین کے اندر چلا جانا، گہرا، زمین کا نچلا حصہ

فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ - پھر نہ اس استطاعت ہو گی تمہیں

اِسْتَطَاعَ يَسْتَطِيْعُ ، اِسْتِطَاعَةٌ : طاقت رکھنا (X)

لَهٗ طَلَبًا - اس کو (واپس) بلانے کی

طَلَبًا : تلاش کرنا، ڈھونڈنا، طلب، تلاش

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا (۳۸) وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ
مَالًا وَّ وَلَدًا ۚ (۳۹) فَعَسٰى رَبِّیْۤ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَ یُرْسِلَ عَلَیْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِیْدًا زَلَقًا ۙ (۴۰) اَوْ یُصْبِحَ
مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَهٗ طَلَبًا (۴۱)

رہا میں، تو میرا رب تو وہی اللہ ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، اور جب تو اپنی جنت میں داخل ہو رہا تھا تو اس وقت تیری زبان سے یہ کیوں نہ نکلا کہ ماشاء اللہ، لا قوۃ الّا باللہ؟ اگر تو مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر پا رہا ہے، تو بعید نہیں کہ میرا رب مجھے تیری جنت سے بہتر عطا فرما دے اور تیری جنت پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے جس سے وہ صاف میدان بن کر رہ جائے، یا اس کا پانی زمین میں اتر جائے اور پھر تو اسے کسی طرح نہ نکال سکے"

As for myself, Allah alone is my Lord, and I associate none with my Lord in His Divinity.
When you entered your vineyard, why did you not say: 'Whatever Allah wills shall come to pass, for there is no power save with Allah!' If you find me less than yourself in wealth and children
it may well be that my Lord will give me something better than your vineyard, and send a calamity upon your vineyard from the heavens and it will be reduced to a barren waste, or the water of your vineyard will be drained deep into the ground so that you will not be able to seek it out."

محمد اقبال

لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا (۳۸) وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ۚ (۳۹)

بندہ مومن کا اظہارِ حق

○ بندۂ مومن نے اس دنیادار بندے کو فہمائش کرنے کے بعد اپنا موٴقف بیان کیا کہ تم صرف اللہ تعالیٰ کے وجود کو تسلیم کرتے ہو لیکن اس کی حیثیت تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہو۔ تمہارے نزدیک گویا وہ دنیا کو پیدا کرکے اس سے لا تعلق ہو گیا ہے اور کائنات کے نظام میں اس کا کوئی عمل دخل نہیں !

○ اگر کوئی شخص اپنے مال و جاہ پر مغرور ہے، اس کو اپنی قابلیت کا ثمرہ و نتیجہ اور اپنے استحقاق ذاتی کا کرشمہ خیال کرتا ہے اور یہ خناس اس کے دماغ میں سمایا ہوا ہے کہ اس کو اس سے کوئی چھین نہیں سکتا تو یہ بھی شرک ہے اس لیے کہ ایسا شخص اپنے آپ کو خدا کی خدائی میں ساجھی سمجھتا ہے۔

○ بندۂ مومن نے اپنے متکبر ساتھی کو ایمان کا صحیح تقاضا بتایا ہے کہ اگر تم نے مجھے مال و اولاد میں سے اپنے سے کم تر پایا تھا تو یہ چیز اکڑنے اور مغرور ہونے کی نہیں تھی بلکہ اس پر تمہیں اپنے رب کا شکر گزار ہونا کہ تمہارے رب نے تم کو اپنے فضل سے نوازا۔ اور جب تم اپنے میووں بھرے باغ میں داخل ہوئے تو تم ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ کہتے، یعنی یہ اعتراف کرتے کہ یہ سب کچھ رب کریم کا عطیہ اور اس کی عطا ہے ہے، اس کے بغیر کسی کو کوئی قوت و طاقت حاصل نہیں کہ کچھ بنا یا بگاڑ سکے۔

☜ دنیا کے امور میں اللہ تعالیٰ کی مشیت کا کردار بنیادی ہے ۔ایک بندۂ مومن کی توجہ ہمیشہ اس طرف رہنی چاہیے

☜ اللہ کی نعمتوں سے لگاؤ، اللہ کی یاد سے غفلت کا باعث نہ بنے

☜ اللہ کی مطلق طاقت، قدرت، تمام کائنات پر اس کے ارادہ کے غلبے کا محض عقیدہ ہی نہ ہو زبان سے اس توحید کا اظہار بھی ہو

فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا (۴۰) اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا (۴۱)

بندہ مومن کا اپنے ایمان (عقیدۂ توحید) کے اظہار کا تسلسل

- ○ میں اپنے فقر و فاقہ کے باوجود اپنے رب کریم کی جود و سخا سے مایوس نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میرا رب اگر چاہے تو تمہارے ان باغوں سے بہتر نعمتوں سے مجھے نواز دے
- ○ یہ اس کا دنیاپرستوں کے مادی وسائل پر بھروسے کی نسبت، اچھے مستقبل اور عاقبت کے بارے میں اچھی امید کا اظہار ہے
- ○ ساتھ ساتھ اس نے اسے یہ بھی کہا کہ یہ بھی ممکن ہے کہ تمہارے اس کفر و تکبر کے باعث اللہ تعالیٰ تمہارے باغوں پر کوئی ایسی آفت نازل کر دے کہ اس قطعہ زمین پر کسی درخت یا کسی بیل وغیرہ کا نام و نشان تک نہ رہے اور یہ چٹیل میدان بن کے رہ جائے
- ○ یا اگر اللہ تعالیٰ تمہارے باغ پر کوئی آسمانی آفت نہ بھی بھیجے تو یوں بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے حکم سے اس کا زیر زمین پانی غیر معمولی گہرائی میں چلا جائے۔ اس کے نتیجے میں تمہارا بنایا ہوا نظام آب پاشی ختم ہو کر رہ جائے اور اس طرح پانی کے بغیر یہ باغ خود بخود ہی اجڑ جائے۔ یعنی حقیقی مسبّب الاسباب تو اللہ ہی ہے، اسی نے مختلف اسباب مہیا کر رکھے ہیں جس سے یہ کاروبار دنیا چل رہا ہے۔ وہ جب چاہے کسی سبب کو سلب کر لے یا اس کی ہیئت کو بدل دے اور اس کی وجہ سے یہ سارا نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے (فطرت کے مظاہر اور طبیعات کے اسباب و علل اللہ تعالیٰ کے ارادے کے مد مقابل مغلوب ہیں)

☞ اللہ پر ایمان اور بھروسہ نہ رکھنے والے مغرور اور متکبر لوگ اپنی خوشحالی اور آسائش کو ہمیشہ قائم رہنے والا سمجھتے ہیں اور ان نعمتوں کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ لیکن جب اللہ کا فیصلہ آتا ہے تو سب کچھ پل بھر میں ختم ہو جاتا ہے، اور تب ہی انہیں اپنی غلط فہمی کا احساس ہوتا ہے

وَ اُحِيۡطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصۡبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيۡهِ عَلٰى مَاۤ اَنۡفَقَ فِيۡهَا وَهِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَيَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ اُشۡرِكۡ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا (۴۲) وَلَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ فِئَةٌ

وَ اُحِيۡطَ بِثَمَرِهٖ - اور گھیر (سمیٹ) لیا گیا اس کے پھل کو

اَحَاطَ يُحِيۡطُ ، اِحَاطَةٌ : گھیرنا، سمیٹنا (١٧)

فَاَصۡبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيۡهِ - پھر وہ ہو گیا دونوں ہتھیلیاں ملتا ہوا

قَلَّبَ يُقَلِّبُ : پھیرنا، الٹنا، ملنا

كَفّ : ہتھیلی

كَفَّيۡهِ اصل میں كَفَّيۡنِ ہے (تثنیہ — دو ہتھیلیاں)، اضافت کی وجہ سے تثنیہ کا نون گر گیا

عَلٰى مَاۤ اَنۡفَقَ فِيۡهَا - اُس پر جو اس نے خرچ کیا تھا اس (باغ) میں

اَنۡفَقَ يُنۡفِقُ ، اِنۡفَاقٌ : خرچ کرنا (١٧)

وَهِىَ خَاوِيَةٌ - اس حال میں کہ وہ گرا ہوا تھا

خوِيَ يَخۡوَى ، خَواءً : بے آباد ہونا، کھنڈر بنا ہوا

خَاوِيَة : گرا ہوا، بے آباد

عَلٰى عُرُوۡشِهَا - اپنی چھتوں پر

عُرُوۡشِ ، عَرۡشٌ کی جمع (چھت)

وَيَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ - اور وہ کہتا تھا اے کاش میں !

يَا : حرفِ ندا (اے)

لَيۡتَ : حرفِ تمنا (کاش)

نِي : ضمیر واحد متکلم

لَمۡ اُشۡرِكۡ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا - شریک نہ بناتا اپنے رب کے ساتھ کسی ایک کو

وَلَمۡ تَكُنۡ لَّهٗ فِئَةٌ - اور نہ ہوئی اس کے لیے کوئی جماعت / گروہ

فِئَةٌ : گروہ، جماعت

يَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنۡتَصِرًا ؕ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الۡوَلَايَةُ لِلّٰهِ الۡحَقِّ ‌ؕ هُوَ خَيۡرٌ ثَوَابًا وَّ خَيۡرٌ عُقۡبًا ﴿۴۴﴾ؒ

يَّنۡصُرُوۡنَهٗ - (کہ) وہ مدد کرتے اس کی

نَصَرَ يَنۡصُرُ ، نَصۡرًا: مدد کرنا

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ - اللہ کے سوا

وَ مَا كَانَ مُنۡتَصِرًا - اور نہ تھا وہ (اس قابل) بدلہ لینے والا

اِنۡتِصَارٌ - (بدلہ لینا) سے اسم فاعل (بدلہ لینے والا)

هُنَالِكَ - اس وقت (معلوم ہوا کہ)

هُنَالِكَ : اسم ظرف مکان وزمان (وہاں، اس جگہ، اس وقت)

الۡوَلَايَةُ لِلّٰهِ الۡحَقِّ - حکومت صرف اللہ سچے (ہی) کی ہے

اَلۡوَلَايَةُ : (ولایت) - حکومت، اقتدار، مدد، اختیار

هُوَ خَيۡرٌ ثَوَابًا - وہ بہتر ہے ثواب دینے میں

وَّ خَيۡرٌ عُقۡبًا - اور بہتر ہے (اچھے) انجام کی رو سے

عُقۡبًا : عاقبت، انجام، جزا

وَ اُحِيۡطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصۡبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيۡهِ عَلٰى مَاۤ اَنۡفَقَ فِيۡهَا وَ هِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَ يَقُوۡلُ يٰلَيۡتَنِىۡ لَمۡ اُشۡرِكۡ بِرَبِّىۡۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَلَمۡ
تَكُنۡ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنۡصُرُوۡنَهٗ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنۡتَصِرًا ؕ ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الۡوَلَايَةُ لِلّٰهِ الۡحَقِّ ؕ هُوَ خَيۡرٌ ثَوَابًا وَّ خَيۡرٌ عُقۡبًا ﴿۴۴﴾

آخر کار ہوا یہ کہ اس کا سارا ثمرہ مارا گیا اور وہ اپنے انگوروں کے باغ کو ٹٹیوں پر الٹا پڑا دیکھ کر اپنی لگائی ہوئی لاگت پر ہاتھ ملتا رہ گیا اور کہنے لگا کہ "کاش! میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہوتا

نہ ہوا اللہ کو چھوڑ کر اس کے پاس کوئی جتھا کہ اس کی مدد کرتا، اور نہ کر سکا وہ آپ ہی اس آفت کا مقابلہ ۔ اُس وقت معلوم ہوا کہ کارسازی کا اختیار خدائے برحق ہی کے لیے ہے، انعام وہی بہتر ہے جو وہ بخشے اور انجام وہی بخیر ہے جو وہ دکھائے

Eventually all his produce was destroyed and he began to wring his hands in sorrow at the loss of what he had spent on it, and on seeing it fallen down upon its trellises, saying: "Would I had not associated anyone with my Lord in His Divinity."

And there was no host, beside Allah, to help him, nor could he be of any help to himself.

(Then he knew) that all power of protection rests with Allah, the True One. He is the best to reward, the best to determine the end of things.

محمد اقبال

وَ اُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَاۤ اَنْفَقَ فِيْهَا وَ هِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّىْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾

جب چشم کھلی گل کی تو موسم تھا خزاں کا

- اپنے رفیق کی مخلصانہ نصیحت کا اس مادہ پرستانہ ذہنیت کے جاگیر دار پر کوئی اثر نہ ہوا، اور وہ حسب سابق شرک و نافرمانی کی روش پر چلتا رہا یہاں تک کہ مہلت کی وہ گھڑیاں ختم ہو گئیں جو ہر خطاکار و گناہ گار کو سنبھلنے کے لیے دی جاتی ہیں۔
- رات کے وقت تباہ کن بجلی کی صورت میں یا وحشت ناک طوفان کی شکل میں اللہ کا عذاب نازل ہوا
- اس باغ کا تمام کا تمام پھل تباہ ہو گیا ہے۔ سر بفلک درخت، خوشوں سے لدی کھیتی میں سے ایک دانہ بھی نہ بچا، تمام درخت اور بوٹے اپنے تنوں پر پڑے رہ گئے اور انگوروں اور پھلوں کی بیلیں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر بھس بن گئیں۔
- صبح باغ پہنچنے پر اس شخص نے یہ وحشت ناک منظر دیکھا تو حیرت سے اس کا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ اس کی آنکھوں کے سامنے تاریکی چھا گئی اور وہ وہاں سے حس و حرکت کھڑا ہو گیا۔ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ یہ خواب دیکھ رہا ہے یا حقیقت
- اس کا سب کچھ تباہ ہو چکا تھا، وہ اپنی اس عظیم مالی بربادی پر ہاتھ ملنے لگا۔ اس کے دل و دماغ سے سب غرور و نخوت جاتی رہی، اس وقت اسے اپنے ناصح رفیق کی بات یاد آئی اور نہایت حسرت کے ساتھ بولا کہ کاش میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہ بناتا
- اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے اختیار کو بھلا کر ظاہری اسباب اور مادی وسائل پر توکل کر لیا تھا اور یہی وہ شرک تھا جس کا خود اس نے یہاں اعتراف کیا ہے۔ آج کی مادہ پرستانہ ذہنیت کا مکمل نقشہ اس رکوع میں پیش کر دیا گیا ہے۔

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ۟ؕ ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا ۟ؒ ﴿۴۴﴾

دنیاوی اسباب پر غرور - آخری انجام تنہائی اور تباہی

- ○ اس شخص کا کل سرمایہ نعمتوں سے بھرے دو باغ، ان سے حاصل ہونے والی دولت، دنیاوی اسباب و ذرائع، اور افرادی قوت کی فراہمی تھی، جس کا اظہار اس نے خود اپنے رفیق سے مکالمے میں کیا تھا (جن کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ یہ کبھی ختم ہونے والے اسباب نہیں)
- ○ جب اللہ کا فیصلہ (عذاب) آیا تو جس طرح اس کی اپنی صلاحیتیں کسی کام نہ آئیں اور اس کے غرور اور گھمنڈ نے اس کا ساتھ نہ دیا، اسی طرح وہ اپنی جس افرادی قوت اور گروہی طاقت پر ناز کرتا تھا وہ سب مل کر بھی اسے اس تباہی سے نہ بچا سکے
- ○ دنیاوی اغراض کی کثرت پر تکبر کرنے والا سرمایہ دار، اپنے سرمایے کی تباہی کے وقت اکیلا اور بے یار و مددگار تھا۔
- ○ اس واقعے نے اس کے تمام غرور آمیز تصورات و خیالات کو زمین بوس اور باطل کر دیا ہے، کبھی تو وہ کہتا تھا کہ میں نہیں سمجھتا کہ یہ عظیم دولت و سرمایہ کبھی فنا ہو گا لیکن آج وہ اپنی آنکھوں سے اس کی تباہی دیکھ رہا تھا۔
- ○ یہ وہ وقت تھا جب یہ حقیقت پایہ ثبوت کو پہنچی کہ کائنات میں حقیقی بادشاہت، حکومت اور اقتدار کا مالک اللہ ہے لہٰذا انسان کو عطا کی گئی تمام مال و اسباب اور نعمتوں کا انتساب اسی کی طرف ہونا چاہیے

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ فَاَصۡبَحَ هَشِيۡمًا تَذۡرُوۡهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقۡتَدِرًا ﴿۴۵﴾

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ - اور بیان کیجئے ان کے لیے

مَّثَلَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا - مثال دنیوی زندگی کی

كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ - (کہ وہ) مانند ہے اس پانی کے جسے اتارا ہم نے آسمان سے

كَ : حرفِ تشبیہ

فَاخۡتَلَطَ بِهٖ - پھر مل جل گئ اس کے ساتھ

اِخْتَلَطَ يَخْتَلِطُ ، اِخْتِلَاطٌ : گھل مل جانا (VIII)

نَبَاتُ الۡاَرۡضِ - زمین کی نباتات

فَاَصۡبَحَ هَشِيۡمًا - پھر وہ ہو گئ چورُا چورا

هَشَمَ يَهْشِمُ ، هَشْمًا : چورا چورا ہونا

هَشِيْمًا : چورا چورا(صفت مشبہ)

تَذۡرُوۡهُ الرِّيٰحُ - اڑائے پھرتی ہیں اسے ہوائیں

ذَرَا يَذْرُوْ ، ذَرْوًا : منتشر کرنا، اڑائے پھرنا

اَلرِّيٰحُ : رِيْحٌ کی جمع، ہوائیں

وَكَانَ اللّٰهُ - اور ہے اللہ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقۡتَدِرًا - ہر چیز پر قدرت رکھنے والا۔

مُّقْتَدِرًا : اِقْتِدَارٌ (مصدر) سے اسم فاعل
ہر طرح کی قدرت رکھنے والا، قادر

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا (٤٦) وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۚ (٤٧)

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ - مال اور بیٹے

زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا - (تو) زینت ہیں دنیوی زندگی کی

وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ - اور باقی رہنے والی نیکیاں

اَلْبٰقِيٰتُ : بَاقِيَةٌ کی جمع (باقی رہنے والیاں)

اَلصّٰلِحٰتُ : صّٰلِحَةٌ کی جمع (نیکیاں)

خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا - زیادہ بہتر ہیں آپ کے رب کے نزدیک ثواب میں

وَّ خَيْرٌ اَمَلًا -اور زیادہ بہتر ہیں امید کے لحاظ سے

اَمَلًا : امید یا آرزو

اردو میں : طولِ امل

وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ - اور جس دن ہم چلائیں گے پہاڑوں کو

سَيَّرَ يُسَيِّرُ ، تَسْيِيْرٌ : چلانا (II)

وَ تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً - اور آپ دیکھیں گے زمین کو کھلا میدان

اَ : امید یاو

وَّحَشَرْنٰهُمْ - اور ہم اکٹھا کریں گے ان کو

حَشَرَ يَحْشُرُ ، حَشْرًا : جمع کرنا

فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا - تو نہیں چھوڑیں گے ہم ان میں سے کسی ایک کو

غَدَرَ : چھوڑ نا دینا، کسی کا ساتھ چھوڑنا

(غ د ر) غَادَرَ يُغَادِرُ ، مُغَادَرَةٌ : پیچھے چھوڑنا (III)

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ
زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَيَوْمَ نُسَيِّرُ الْجِبَالَ وَتَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾

اور اے نبیؐ! اِنہیں حیات دنیا کی حقیقت اِس مثال سے سمجھاؤ کہ آج ہم نے آسمان سے پانی برسا دیا تو
زمین کی پَود خُوب گھنی ہو گئی، اور کل وہی نباتات بُھس بن کر رہ گئی جسے ہوائیں اڑائے لیے پھرتی ہیں
اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

یہ مال اور یہ اولاد محض دُنیوی زندگی کی ایک ہنگامی آرائش ہے اصل میں تو باقی رہ جانے والی نیکیاں ہی
تیرے رب کے نزدیک نتیجے کے لحاظ سے بہتر ہیں اور اُنہی سے اچھی اُمیدیں وابستہ کی جا سکتی ہیں

فکر اُس دن کی ہونی چاہیے جب کہ ہم پہاڑوں کو چلائیں گے، اور تم زمین کو بالکل برہنہ پاؤ گے، اور ہم
تمام انسانوں کو اس طرح گھیر کر جمع کریں گے کہ (اگلوں پچھلوں میں سے) ایک بھی نہ چھوٹے گا

(O Prophet), propound to them the parable of the present life: it is like the vegetation of the earth which flourished luxuriantly when it mingled with the water that We sent down from the sky, but after that the same vegetation turned into stubble which the winds blew about. Allah alone has the power over all things. Wealth and children are an adornment of the life of the world. But the deeds of lasting righteousness are the best in the sight of your Lord in reward, and far better a source of hope. Bear in mind the Day when We shall set the mountains in motion42 and you will find the earth void and bare. On that Day We shall muster all men together, leaving none of them behind.

محمد اقبال

وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلَ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا كَمَآءٍ اَنۡزَلۡنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخۡتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الۡاَرۡضِ فَاَصۡبَحَ هَشِيۡمًا تَذۡرُوۡهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ مُّقۡتَدِرًا ۝۴۵

دنیا کی زندگی کی تمثیل

- اس تمثیل میں سبزے کے اگنے، اس کے نشو و نما پانے اور پھر خشک ہو کر خس و خاشاک کی شکل اختیار کر لینے کے عمل کو انسانی زندگی کی مشابہت کی بنا پر یہاں بیان کیا گیا ہے (تین مختصر ترین جملوں میں پوری کی زندگی کی کہانی بتا دی گئ)
- دنیا کی زندگی کی تفصیل (اِعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا الۡحَيٰوةُ الدُّنۡيَا لَعِبٌ وَّلَهۡوٌ وَّزِيۡنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيۡنَكُمۡ وَتَكَاثُرٌ فِى الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَوۡلَادِ...) میں بتا بھی دی گئ ہے۔ اس سے مراد لہو و لعب اور تفاخر و تکاثر کی زندگی ہے جس میں پھنس کر انسان تمام حقائق سے آنکھیں بند کر لیتا ہے
- عیش و عشرت، مال و اسباب، جائداو اور بینک بیلنس، عہدے اور مناصب کے سوا کسی اور چیز کی ان نگاہوں میں کوئی قدر باقی رہ جاتی اور نہ کسی اور چیز کی طرف توجہ کرنے کے لیے ان کے پاس فرصت ہی ہوتی —وہ یہ سمجھتا ہے کہ ان میسر نعمتوں کو زوال نہیں، یہ خوشحالی دائمی ہے اور بھول جاتا ہے کہ جس خدا کے حکم سے یہ کچھ تمہیں ملا ہے اسی کے حکم سے سب کچھ تم سے چھن بھی سکتا ہے۔
- دنیا کی ہر چیز ناپائیدار اور بے ثبات ہے، زندگی جس کے لیے ہر چیز وجود میں آتی ہے اور جس سے ہر چیز جنم لیتی ہے خود اس کی بے ثباتی اور ناپائیداری اظہر من الشّمس ہے۔

دھن دولت آنی جانی ہے، یہ دنیا رام کہانی ہے   یہ عالم، عالمِ فانی ہے، باقی ہے ذات خدا بابا
من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں   تن کی دولت چھاؤں ہے، آتا ہے دھن جاتا ہے دھن

اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ الْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾

مال و اولاد اور اعمال صالحہ کا تقابل

○ اس سورت میں بار بار دنیوی زندگی کی زیب وزینت اور اس کے مال و اسباب کا ذکر آ رہا ہے (اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا ، تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا . .)

○ گویا یہ موضوع اس سورت کا مرکزی مضمون کی حیثیت رکھتا ہے۔ لہٰذا یہ حقیقت ہر وقت ہمارے ذہن میں مستحضر رہنی چاہیے کہ یہ زندگی اور دنیوی مال و متاع سب عارضی ہیں۔ یہاں کے رشتے ناطے اور تمام تعلقات بھی اسی چار روزہ زندگی تک محدود ہیں۔ انسان کی آنکھ بند ہوتے ہی تمام رشتے اور تعلقات منقطع ہو جائیں گے اور اللہ کی عدالت میں ہر انسان کو تن تنہا پیش ہونا ہوگا

○ اس زندگی کی کمائی میں اگر کسی چیز کو بقا حاصل ہے تو وہ نیک اعمال ہیں۔ آخرت میں صرف وہی کام آئیں گے۔ چنانچہ دنیوی مال و اسباب سے امیدیں نہ لگاؤ اولاد سے توقعات مت وابستہ کرو۔ یہ سب عارضی چیزیں ہیں جو تمہاری موت کے ساتھ ہی تمہارے لیے بے وقعت ہو جائیں گی۔ آخرت کا سہارا چاہیے تو نیک اعمال کا توشہ جمع کرو اور اسی پونجی سے اپنی امیدیں وابستہ کرو

○ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اسلام مال اور اولاد اس زندگی کی زینت کی جائز حدود سے نہیں روکتا، اسلام اس بات سے روکتا ہے کہ کہیں یہ چیزیں وہ معیار اور میزان نہ بن جائیں جس سے لوگوں کو دنیا میں ان کے سہارے تولا جائے۔ اصل قیمت باقیات صالحات (نیک اعمال) کی ہے۔ وہ اعمال، وہ اقوال اور وہ عبادات، جن کا اجر قیامت میں ملنے والا ہے۔

اضافی مواد

Reference Material

دو باغ والے کا قصہ

مادہ پرستانہ
طرز فکر

- یہ ایک خوش نصیب اور اقبال مند شخص کا قصہ ہے
- اسے ضروریاتِ زندگی کی ہر آسائش میسر تھی (جَنَّتَيۡنِ مِنۡ اَعۡنَابٍ وَّحَفَفۡنٰهُمَا..)
- اس شخص کا مزاج - مادی مزاج (اَنَا اَكۡثَرُ مِنۡكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا)
- یہ مزاج جاگیر داروں اور سرمایہ داورں کا خاصہ — اپنی آسائشوں کو دائمی سمجھتے ہیں (مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا)
- اپنی ساری خوشحالی اور خوش بختی کو اپنے علم ولیاقت اور ذہانت و محنت کا ثمرہ سمجھتے ہیں (مَاۤ اَظُنُّ اَنۡ تَبِيۡدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا)
- مادی تہذیب کا اپنے وسائل واسباب پہ بھروسہ (قران نے اسکو شرک قرار دیا)
- ساری دولت اور خوشحالی کا سرچشمہ یہی ظاہری اسباب ہیں

ایمانی
طرز فکر

- ہر کمال، اثاثے، اور achievement کا انتساب اللہ کی طرف
- انشاء اللہ اور ماشاء اللہ کا شعوری استعمال
- ارادہء الٰہی پر ایمان و اعتماد

دو باغ والے کا قصہ

عہدِ حاضر کا شرک

- مادی، طبعی، فنی اسباب کو خدا کا درجہ دے دیا گیا ہے
- زندگی، موت، کامیابی، ناکامی، خوش نصیبی کے اسباب بس یہی اسباب و ذرائع ہیں جو نظر آ رہے ہیں
- اس واقعے میں اس مادہ پرستانہ طرز فکر کی بھرپور تردید کی گئی ہے

دو باغ والے کا قصہ اور عہدِ حاضر کا شرک

- ○ سورہ کہف میں بیان کردہ یہ قصہ محض ایک تمثیل نہیں، بلکہ عہدِ حاضر کے فکری بگاڑ اور مادہ پرستانہ ذہنیت کے لیے ایک زبردست تردید اور تنبیہ ہے۔
- ○ باغ والے کے قصے میں، وہ شخص اپنے مال و دولت، باغات، پیداوار اور دنیوی ساز و سامان پر اس قدر فخر کرتا ہے کہ اللہ کو فراموش کر دیتا ہے۔ وہ یہ گمان کر بیٹھتا ہے کہ: "میرا باغ کبھی تباہ نہ ہو گا، اور قیامت بھی شاید نہ آئے، اور اگر آئی بھی، تو مجھے وہاں بھی اس سے بہتر ملے گا۔"
- ○ آج کا انسان بھی طبعی، سائنسی، اور مادی اسباب کو ہی سب کچھ سمجھ بیٹھا ہے۔ زندگی، موت، رزق، عزت، کامیابی اور ناکامی - سب کے پیچھے وہ صرف ظاہری ذرائع اور ٹیکنالوجی کو اصل طاقت مانتا ہے۔ یوں اس کا ایمان اللہ کی قدرت اور مشیّت سے ہٹ کر صرف مادی اسباب پر جا ٹھہرتا ہے، جو در حقیقت ایک قسم کا فکری و عملی شرک ہے۔
- ○ قرآن کریم اس ذہنیت کی نہ صرف نفی کرتا ہے بلکہ واضح کرتا ہے کہ:
  - ⇦ نعمتیں صرف اسباب سے نہیں ملتیں، بلکہ اللہ کے حکم سے ملتی ہیں (اللہ ہی اصل خالق، مالک اور سببوں کا مسبّب ہے)
  - ⇦ کامیابی کی ضمانت ظاہری اسباب نہیں، بلکہ توکل، شکر اور ایمان ہے
  - ⇦ غرور و انکار کا انجام ہلاکت اور ندامت ہے، جیسے باغ والا اپنے باغ کی بربادی پر کفِ افسوس ملتا رہ گیا۔

اِن شاء اللہ اور ماشاء اللہ

وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

- ○ یہ اس سورۃ کی روح اور اس قصے کی جان ہے
- ○ یہ ارادۂ الٰہی اور مشیئت الٰہی پر ایمان و اعتماد کا اظہار ہے
- ○ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپؐ کے ساتھیوں اور تمام قرآن پڑھنے والوں کو ترغیب:
  - ⇦ اپنا سارا معاملہ، ساری طاقت و صلاحیت اللہ کے حوالے کردیں
  - ⇦ مستقبل کے ہر ارادہ اور نیت کو اس کے سپرد اور اسکی مشیت کے ساتھ مشروط اور وابستہ رکھیں
- ○ اِن شاء اللہ اور ماشاء اللہ دو ہلکے پھلکے کلمات لیکن
- ○ درحقیقت بڑے وزنی، بڑے گہرے اور معانی و حقائق سے لبریز کلمات - شعور و احساس کے ساتھ ادا کیئے گئے یہ دو کلمات:
  - ⇦ اندھی مادیت، دنیا اور ظاہر پرستی نفس اور ارادۂ انسانی پر بھروسہ و اعتماد پر کاری ضرب لگاتے ہیں

اِن شاء اللہ اور ماشاء اللہ

آج ان دو عظیم کلمات کا استعمال !

- انفرادی زندگی کے چھوٹے چھوٹے کاموں، سرسری ملاقاتوں اور تاریخ کے تعین کے لیئے ؟

لیکن یہ عظیم کلمات :

- اجتماعی کاموں اور ان عظیم منصوبوں پر حاوی ہے جو پوری قوم کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں
- وسائل، اسباب اور تدابیر اس یقین اور ایمان کے ساتھ ہوں کہ فیصلہ کن، بالاتر اور اول و آخر بہر صورت ارادۂ الٰہی ہے
- اس کے مخاطب ہر زمانے کا معاشرہ، تمام حکومتیں، ادارے، جماعتیں اور تحریکیں ہیں
- اِن شاء اللہ اور ماشاء اللہ کا استعمال انفرادی طور پر بیانیے، اور اجتماعی طور پر پلاننگ، وژن اور منصوبوں میں اللہ پر توکل، دینی شعور، عاجزی اور شکر کا عملی مظاہرہ ہے
- "اِن شاء اللہ" اور "ماشاء اللہ" کے الفاظ ایمان، ادب، تواضع، اور اللہ سے تعلق کا اظہار ہیں۔ یہ الفاظ مسلمانوں کے معاشرتی ماحول کو روحانی و ایمانی فضا دیتے ہیں اور اسلامی کلچر کی بنیاد کو مستحکم کرتے ہیں۔

باغ والے کے قصے کے معارف

- نعمتوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے ''ماشاء اللہ لا قوّۃ الّا باللہ'' کہنا ایک شائستہ اور ضروری کام ہے۔
- مال و اولاد کی کمی کی بناء پر، احساس شکست اور احساس کمتری پیدا نہ ہو
- مال و اولاد کی کمی میں بھی اللہ تعالیٰ کی عنایات پر امید رکھنے کا سبق (فعسی ربّی)
- حقیقی مومنین اللہ تعالیٰ کی مشیت اور طاقت پر اعتماد کرتے ہیں نہ کہ مال اور اولاد پر
- انسان کا الٰہی نعمتوں کو پانا، اللہ تعالیٰ کی مرضی کی بناء پر ہے نہ کہ کسی کا ذاتی استحقاق کی بنا پر (فعسی ربّی ان یو تین)
- اللہ تعالیٰ کی ناشکری (کفر) کے سبب سے نعمتوں کا چھن جانا عین ممکن ہے
- دنیا کے مادی اسباب و وسائل، زوال پزیر اور تباہ و برباد ہونے کے خطرے سے دوچار رہتے ہیں
- نعمتوں (دنیاوی اسباب و وسائل) کا حادثات میں زائل ہونے کے پیچھے اخلاقی اسباب ہوتے ہیں (یہ محض اتفاقات نہیں ہوتے)
- فطرت کے مظاہر اور طبیعات کے اسباب و علل اللہ تعالیٰ کے ارادے کے مد مقابل مغلوب ہیں
- انسان، اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مشیئت کے مد مقابل عاجز ہے۔
- مادہ پرستی اور اسبابِ دنیا کی بڑھی ہوئی محبت، انسان کے عمل اور عقیدے کی خرابی کو سمجھنے میں ایک اہم رکاوٹ ہے۔
- دنیا میں غافل انسانوں کو اللہ تعالیٰ مختلف قسم کی سزاؤں سے بیدار کرنے کے اسباب کرتا رہتا ہے

باغ والے کے قصے کے معارف

- مادی دنیا کی نعمتیں جتنی بھی زیادہ ہوں ان پر بھروسہ نہیں کیا جاسکتا اور وہ ناپائیدار ہوتی ہیں
- عذاب کے آجانے کے بعد کی بیداری عام طور پر فضول ہوتی ہے۔ اضطراری بیداری انسان کے اندرونی انقلاب اور اس کے طرز عمل کی تبدیلی کے لیے دلیل نہیں ہوتی اور نہ گزشتہ اعمال پر ندامت کی علامت ہوتی بلکہ انسان کا مالی اور دنیاوی نقصان کے پیشِ نظر پہلا ردِ عمل ہوتا ہے
- دنیاپرستی اور شرک کا نتیجہ نہایت.برا ہے
- انسان کے باوفا اور سچے دوست وہی ہیں جن سے معنوی اور روحانی رشتہ ہو جو ثروت و تنگدستی ، بڑھاپے اور جوانی ، تندرستی اور بیماری اور عزت و ذلت کے ہر عالم میں دوست ہوتے ہیں ، یہاں تک کہ ان کی محبت و مؤدت کا رشتہ موت کے بعد بھی رہتا ہے
- اللہ کے نزدیک ، نہ فقر ذلت کی دلیل ہے اور نہ دولت عزت کی دلیل۔ جبکہ مادی معاشروں اور مادی مکتب فکر کے نزدیک تو فقر و ثروت ذلت و عزت کی دلیل ہیں
- دنیاوی مال واسباب پر غرور و تکبر کا انجام.برا ہوتا ہے (ان نعمتوں کا چھن جانے کی صورت میں)
- انسان نعمتوں کے حصول کو اپنے دست و بازو کا ثمر سمجھتا ہے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں جن کا شکر واجب ہے
- حقیقی دولت دنیاوی مال نہیں بلکہ ایمان اور اعمال صالحہ ہیں جو آخرت میں کام آئیں گے۔

باقیات صالحات (باقی رہ جانے والے نیک اعمال) کیا ہیں؟

الباقياتُ الصالحات (باقی رہ جانے والے نیک اعمال) قرآن کی ایک جامع اصطلاح ہے، جس سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جو دنیا کی فانی زندگی ختم ہو جانے کے بعد بھی آخرت میں باقی رہتے ہیں اور انسان کے لیے ہمیشہ کا نفع بن جاتے ہیں۔ باقیات صالحات کے بارے میں بہت سارے اقوال ہیں اور یہ سب اقوال ایک ہی چیز کی طرف لوٹتے ہیں، وہ اعمال صالحہ جن سے اللہ تعالی کی رضا حاصل ہوتی ہے

- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ کلمے باقیات صالحات (یعنی باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں: "لَاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَسُبْحَانَ اللهِ، وَاَللهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاَللّٰهِ" (ابن حبان والحاكم، و النسائي)
- یدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار! سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ، اَللهُ أَكْبَرُ۔ یہ اذکار باقیات صالحات ہیں۔ (مسند أحمد)
- آپ ﷺ نے فرمایا، "باقیات صالحات کی کثرت کرو، پوچھا گیا وہ کیا ہیں؟ فرمایا ملت، پوچھا گیا وہ کیا ہے یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا تکبیر تہلیل، تسبیح اور الحمد للہ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاَللّٰهِ"۔ (تفسير ابن جرير الطبرى:)
- سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں، باقیات صالحات ذکر اللہ ہے اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاَللهُ أَكْبَرُ وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَتَبَارَكَ اللهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاَللّٰهِ وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَصَلَّى اللهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ہے اور روزہ، نماز، حج، صدقہ، غلاموں کی آزادی، جہاد، صلہ رحمی اور کل نیکیاں یہ سب باقیات صالحات ہیں جن کا ثواب جنت والوں کو جب تک آسمان و زمین ہیں، ملتا رہتا ہے - (طبرانی)۔ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنھما اور سعید بن جبیرؒ کے مطابق پانچ نمازیں بھی باقیات صالحات میں شامل ہیں

باقیات صالحات (باقی رہ جانے والے نیک اعمال) کیا ہیں؟

باقیات الصالحات میں شامل کچھ مزید نیک اعمال

○ صدقہ جاریہ -ایسا خیراتی عمل جس کا فائدہ جاری رہے (مثلاً: کنواں کھدوانا، تعلیمی ادارہ، قرآن کی نشرواشاعت ....)

○ علمِ نافع -ایسا علم جو دوسروں کو فائدہ دے، اور جو مرنے کے بعد بھی لوگوں کی زندگی میں اثر رکھے

○ نیک اولاد —جب وہ تک ہو نیک عمل کرتی رہے، والدین کے لیے دعا کرتی رہے، والدین کی تربیت یا سکھائے گئے علم سے نفع پہنچاتی رہے ("جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے: صدقہ جاریہ ایسا علم جس سے نفع اٹھایا جائے نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے – مسلم 1631)

○ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا -خلوص کے ساتھ دین اور انسانیت کی خدمت میں مال خرچ کرنا۔

⇦ دنیا کے اسباب اور مال و متاع ختم ہو جائیں گے مگر یہ اعمال ہمیشہ باقی رہیں گے، قبر میں روشنی اور قیامت کے دن نجات کا ذریعہ بنیں گے۔

⇦ ایک عقل مند انسان وہ ہے جو دنیا کے فانی فائدوں سے بڑھ کر الباقیات الصالحات کا سرمایہ جمع کرے — کیونکہ یہی وہ حقیقی دولت ہے جو فنا نہیں ہوتی۔

باغ والے کے قصے میں مذکور شر سے بچنے کی دعائیں

- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ، وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ، وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ، وَجَمِيعِ سَخَطِكَ - [سنن ابی داود] اے اللہ ! میں تیری نعمت کے زوال سے، تیری دی ہوئی عافیت کے پلٹ جانے سے، تیرے ناگہانی عذاب سے اور تیرے ہر قسم کے غصے سے تیری پناہ مانگتا ہوں
- قَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ، وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ، فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَهَا فِي الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ " . "آپ نے فرمایا: اپنے رب سے دنیا و آخرت میں بلاؤں و مصیبتوں سے بچا دینے کی دعا کرو، جب تمہیں دنیا و آخرت میں عافیت مل جائے تو سمجھ لو کہ تم نے کامیابی حاصل کر لی [الجامع الصغیر]
- اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَدَنِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي سَمْعِي، اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي بَصَرِي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ - اے اللہ ! تو میرے جسم کو عافیت نصیب کر، اے اللہ ! تو میرے کان کو عافیت عطا کر، اے اللہ ! تو میری نگاہ کو عافیت سے نواز دے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اے اللہ ! میں کفر و محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تو ہی معبود برحق ہے

  (أبوداود و مسند احمد)
- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ , وَالْأَعْمَالِ , وَالْأَهْوَاءِ -اے اللہ ! میں تجھ سے بری عادتوں، برے کاموں اور بری خواہشوں سے پناہ مانگتا ہوں۔ - [سنن ترمذي]

باغ والے کے قصے میں مذکور شر سے بچنے کی دعائیں

- اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ، وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ الْغِنَى، وَالْفَقْرِ - اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں آگ کے فتنے سے، آگ کے عذاب سے نیز مال داری کے شر اور محتاجی کے شر سے (أبو داود والترمذي وابن ماجه)
- رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ - اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما، اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لے۔
- اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ- اے اللہ! میری کفایت کر اپنے حلال کے ساتھ، اپنے حرام سے (بچا) اور مجھے اپنے فضل سے اپنے سوا ہر کسی سے بے نیاز کر دے (سنن الترمذی)
- االلَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ، وَفِتْنَةِ القَبْرِ وَعَذَابِ القَبْرِ، وَشَرِّ فِتْنَةِ الغِنَى، وَشَرِّ فِتْنَةِ الفَقْرِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ المَسِيحِ الدَّجَّالِ- اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کی آگ کے عذاب، جہنم کی آگ کے فتنے، قبر کے فتنے، قبر کے عذاب سے، اور پناہ مانگتا ہوں مالداری کے فتنے کی برائی، محتاجی کے فتنے کی برائی اور مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے۔

  (صحيح البخاري)
- اَللّٰھُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ- اے اللہ! ہمارے سارے کاموں کا انجام بہتر کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب ہمیں بچا اور ہماری حفاظت فرما۔ (المعجم الكبير للطبراني)

باغ والے کے قصے (آیات ۳۵ - ۴۷) — عملی اقدام (Actionable Measures)

- ○ **نعمتوں پر فخر اور غرور سے اجتناب** - جب بھی زندگی میں کوئی کامیابی یا دولت ملے، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور تکبر سے بچیں۔ نعمتوں کے حصول پر شکر اور ان کے میسر رہنے اور ان کے تذکرے پر ہمیشہ "مَا شَاءَ اللهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" کہنا اپنائیں
- ○ **ہر حال میں اللہ پر توکل** - دنیاوی وسائل پر بھروسہ کرنے کے بجائے اللہ کی مدد و استعانت طلب کریں، مشکل وقت میں "حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ" (التوبہ)۔ کی دعا مانگیں
- ○ **شکر گزاری اور ذکرِ الٰہی کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں** — اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر گزاری کی عادت اپنائیں اور ہر حال میں "الحمدللہ" کہنا اپنائیں۔ دنیاوی اور مادی کامیابی میں تکبر سے گریز کریں۔
- ○ **آزمائش کے وقت اللہ کی طرف رجوع کریں** - جب کوئی نقصان ہو یا کوئی مشکل پیش آئے، تو اللہ سے مدد مانگیں نہ کہ مایوس ہوں۔ "إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" کہنے کی عادت ڈالیں
- ○ **دولت کو آخرت کی تیاری کا ذریعہ بنائیں** - مال و دولت کو اللہ کی راہ میں خرچ کریں، صدقہ و خیرات کریں۔ دنیاوی نعمتوں کو آزمائش سمجھ کر شکر اور صبر کا رویہ اپنائیں
- ○ **دنیا کی حقیقت کو سمجھیں اور آخرت کو ترجیح دیں** - زندگی اور اس کے وسائل کو عبرت کے طور پر دیکھیں، نہ کہ مستقل ملکیت کے طور پر۔ اپنے اعمال اور زندگی کے فیصلے آخرت کی روشنی میں کریں۔